



سوال

(442) بلاعذر اکیلیے نماز پڑھنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص بلاعذر کے اپنے گھر میں یا اپنے کھیت میں اذان سن کر اکیلا نماز پڑھے لے تو اس کی نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ بعض مولوی کہتے ہیں کہ بلاعذر اذان سن کر اگر کوئی اکیلا نماز پڑھے تو اس کی نماز قطعاً بالکل ہرگز نہ ہوگی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مولوی صاحب مذکور کا فرمان بالکل درست ہے۔ واقعی بلاعذر شرعی مکان میں، دکان میں، کھیت وغیرہ میں ہرگز نماز نہیں ہوتی، سنن دارقطنی میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے باہر الفاظ مرفوعاً موجود ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَمِعَ النَّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَا صَلَاةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عَذْرَاءِ فِي الْمَشْكُوتِ
”یعنی جو غیر معذور شخص اذان سن کر مسجد میں نہیں آیا (اور اپنے گھر وغیرہ میں نماز پڑھ لی) تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔“

سنن نسائی و ابوداؤد میں عبداللہ بن ام مکتوم سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے اپنے ضریر البصر (ناینا) ہونے اور راستہ کی دہشت و وحشت کا عذر پیش کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ترک جماعت کی رخصت طلب کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَيَّ هَلَّا وَلَمْ يَرْتَضِ
”کیا تو حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح کی آواز سنتا ہے؟ کہا جی میں سنتا ہوں، فرمایا اور آپ نے ترک جماعت کی رخصت نہیں دی۔“

ابوداؤد کی ایک اور روایت میں یوں الفاظ مروی ہیں کہ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ النَّدَاءَ فَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ ابْتِغَاءِ عَذْرَاءٍ قَالُوا وَمَا الْعَذْرَاءُ قَالَ خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلَاةُ الْبَاطِنِ صَلَّى
”یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان واجب الادغان ہے۔ کہ جو شخص بغیر عذر شرعی کے اذان سن کر بھی مسجد میں بغرض ادائیگی نماز داخل نہیں ہوا اس کی نماز عند اللہ مقبول نہیں، صحابہ نہ دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عذر کیا ہے؟ فرمایا خوف اور مہر۔“

عن المعبود جلد اول ص ۲۱۶ میں تحت حدیث ہذا مرقوم ہے:

وفی هذا دلیل علی ان حضور الجماعۃ واجب ولو کان ذلک قد بالکان اولی من یسعہ التحلف عنھا اهل الضرور والضعف ومن کان فی مثل حال ابن ام مکتوم وکان عطاء ابن ابی رباح یقول لیس



لاحد من خلق الله في الحضر والقرية رخصة اذا سمح النداء في ان يدعى الصلوة جماعة وقال الاوزاعي لاطاعة للوالد في ترك الجماعة الجماعات يسمع او لم يسمع وكان ابو ثور يوجب حضور الجماعة واجتبه هو وغيره بان الله عز وجل امر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يصلي جماعة في صلوة النخوف ولم يعذر في تركها نعتل انما في حال الامن اوجب

”يعني حديث بذا دليل ہے اس امر پر کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے اگر یہ مندوب و مستحب ہوتا تو عبد اللہ بن ام مکتوم جیسوں معذور و مجبور اشخاص کے لیے جماعت سے پیچھے رہنے کی شرعاً گنجائش ہوتی۔ حضرت عطاء بن ابورباح (جو بڑے جلیل القدر تابعی و فقیہ ہیں) فرمایا کرتے تھے، کہ اللہ کی مخلوق میں سے کسی شخص کے لیے اذان سن کر نماز باجماعت کے ترک کی رخصت نہیں۔ امام اوزاعی تو یہاں تک فرماتے تھے کہ انسان کو چاہیے جمعہ جماعت کے ترک کرنے میں اپنے سگ باپ کی بھی نہ مانے اس واسطے حضرت ابو ثور جماعت میں حاضر ہونے کو واجب کہتے تھے۔ اور دلیل پکڑی ہے ان لوگوں نے اس بات سے کہ عزوجل نے جب اپنے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو میدان جنگ میں صلوة نخوف کے باجماعت ادا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ تو حالت امن میں بدرجہ اولیٰ نماز باجماعت واجب ہوئی۔“

الغرض احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم واقوال سلف سے نماز باجماعت کی تاکید اکید اور تحلف عن الجماعة کی وعید شدید بالتصریح ثابت ہے۔ مسلمانوں کو اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔ بعض روایات میں ترک جماعت پر لَظْمٌ اور لَکْفَرٌ تَمُّ کے الفاظ بھی وارد ہیں۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

وَلَقَدْ رَأَيْتَنَا وَمَا تَحَلَّفُ عَمَّا الْأَمْنَانِ بَيْنَ الشَّفَاقِ الْحَدِيثِ بِطَوِيلِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

”یعنی بغیر عذر شرعی کے ہم متحلف عن الجماعة کو کھلم کھلا منافق سمجھتے تھے۔“

اعاذنا الله واخلاقنا من الشقاق امين - (فتاویٰ ستاریہ جلد دوم ص ۱۶۱، ۱۶۲)

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاة جلد 1

محدث فتویٰ